260

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۳	۱۴ نبوت ۱۳۲۴ ہش	۸ ذوالحجہ ۱۳۶۴ھ	۱۴ نومبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۶۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ نبوت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۵ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کے گھٹنے کی درد ابھی تک تکلیف دہ ہے۔ رات کو بے چینی اور بے خوابی بڑھ جاتی ہے۔ اور نیند آور دوائی کے ذریعہ نیند آتی ہے۔ گذشتہ رات کل کی نسبت قدرے بہتر گزری۔ کئی دنوں بعد آج صبح بخار کا درجہ نارمل تک آیا۔ اس وقت بھی کچھ زیادہ نہیں بڑھا۔ ایک بجے دن درجہ حرارت ۹۸.۸ تھا۔ احباب حضور کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعائیں فرمائیں۔

- حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج بھی شدید سردرد اور متلی کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

- حضرت سیدہ اُم ناصر احمد صاحبہ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت تاحال ناساز ہے دعائے صحت کی جائے

- جناب مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری مسجد اقصےٰ میں نماز ظہر کے بعد بخاری شریف کا درس دیتے ہیں۔

- معلوم ہوا ہے کہ پرسوں ۱۵ نومبر سے قادیان اور بٹالہ کے درمیان سابقہ ٹرینوں کے علاوہ ایک اور زائد ٹرین قادیان سے ۲.۴۵ بعد دوپہر چلا کرے گی۔ اور بٹالہ سے ۵ بجے واپس قادیان کے لئے روانہ ہوا کرے گی۔ نیز بٹالہ سے امرتسر کے لئے ایک گاڑی ۳.۱۵ بعد دوپہر چلے گی۔

روزنامہ الفضل قادیان ۸ ذوالحجہ ۱۳۶۴ھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے

چند اہم سوالات کے جواب

مکرمی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط مورخہ ۔۔۔ ۴۵ء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہوا۔ جس کا مفصلہ ذیل جواب حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔

(سابقہ تسلسل کے لئے ملاحظہ ہو سوال وجواب مطبوعہ الفضل ۲۲۴ جلد ۳۳ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۴۵ء)

سوال

—(۱)—

مامور آپ کے خیال میں نبی ہوتا ہی۔ کیا مجدد بھی مامور ہوتا ہے یا محدث بھی۔ جبکہ ان کی بعثت حدیث مجدد کے ماتحت ہو۔ اور وہ مدعی ہو۔ کیسا ہی بلحاظ نفس نبوت اور بلحاظ شان آپ کے مسلمات کے مطابق

جواب

—(۱)—

میرے نزدیک ہر مجدد مامور نہیں ہوتا۔ لیکن ہر مامور مجدد ہوتا ہے۔ اس لئے باقی سوال ہی پیدا نہیں ہوتے اسی طرح ہر محدث ضروری نہیں۔ کہ مامور ہو۔ لیکن ہر مامور لازمی ہے کہ محدث ہو۔

سوال

—(۲)—

جواب میں حضرت مسیح موعودؑ کا مقام حضور کے جواب سے دل مطمئن نہیں ہوا۔ وجہ یہ کہ ممکن ہے کہ یہ کامیابی پروپیگنڈے کے زور کا نتیجہ ہو۔ آپ کے ہاتھ میں مرکز ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام بعثت کی وجہ سے لوگوں کا رجحان ابتدا سے قادیان کی طرف ہے۔ اور آپ حضرت کی ذریت مبشرہ ہیں۔ بنی بنائی جماعت اور بنا بنایا نظام ملا۔ مدمقابل کو نئی جماعت تیار کرنی پڑی۔ پروپیگنڈا کمزور رہا وغیرہ وغیرہ

جواب

—(۲)—

جو جواب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامیابی کے متعلق دیتے ہیں۔ وہ یہاں دیکر دیکھیں اس سے تشفی ہوتی ہے یا نہیں۔ یا پھر وہاں یہی اعتراض کرکے دیکھیں وہاں بھی اطمینان دور ہوتا ہے یا نہیں؟ علاوہ ازیں شاید آپ کو اپنا سوال بھول گیا ہے۔ اگر آپ کو اپنا سوال یاد ہوتا۔ تو یہ شبہ آپ کو پیدا نہ ہوتا۔ آپ نے یہ تحریر فرمایا تھا کہ آپ کے مریدوں نے تو ماننا ہی تھا لیکن دوسروں کے ترازو سے وزن ہونا چاہیئے۔ اس سوال میں آپ نے دو باتیں ذکر کی ہیں۔ مریدوں کا ماننا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ دوسرے اصل حقیقت کا پتہ اس سے لگتا ہے۔ کہ غیر لوگ اس کے متعلق کیا فیصلہ کرتے ہیں میں نے اس کے جواب میں یہ کہا کہ اگر غیر لوگوں کا فیصلہ درست ہوتا ہے۔ تو پھر غیروں کا فیصلہ یہ ہے۔ کہ وہ ہماری جماعت میں داخل ہوتے ہیں۔ انجمن اشاعت اسلام میں نہیں ہوتے۔ پس میرا جواب تو آپ کی دلیل پر مبنی تھا۔ اگر لوگوں کا ماننا پروپیگنڈے وغیرہ کے نتیجہ میں ہے۔ تو پھر غیروں کے ترازو کے تولنے کا مطلب ہی کیا ہے۔ پھر تو وہ بے معنی بات ہو جاتی ہے۔ پس آپ کے دل میں جو شبہ پیدا ہوا۔ وہ خود آپ کے پیدا کردہ سوال کے متعلق ہے۔ میرے جواب کے متعلق نہیں۔

سوال

—(۳)—

تفسیر نویسی۔ جب آپ کے پاس اپنے اقوال متعلقہ متنازعہ آیات کے بطور براہین نیرہ موجود ہیں۔ دوسروں کو اپنے دلائل اور اقوال سنوانے کے لئے اتمام حجت کے اسباب مہیا ہیں۔ تو اپنی عزت اور شان اور علم خداداد اور تعلق باللہ کے اظہار کے لئے آپ فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے حضرت مسیح موعود کی شان بھی بلند ہوگی۔ آپ کے اقوال کا غلبہ بھی ظاہر ہوگا۔ اور لا یمسہ الا المطہرون کا جلوہ بھی آپکی شان کو بلند کریگا مخالف پر دو طرح سے اتمام حجت بھی ہو جائیگا میری ناچیز سمجھ میں انکے متنازعہ فیہ آیات کو چننا ہی مفید ہے:

جواب

—(۳)—

اسکا جواب یہ ہے کہ اپنی شان بڑھانے کا سوال تو میرے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ نہ کہ مولوی محمد علی صاحب یا مصری صاحب سے اسکا تعلق ہے۔ مجھے شان سے کیا تعلق۔ مجھے تو اس رستہ سے تعلق ہے۔ جس کے ذریعہ سے لوگ دنیا میں ہدایت پایا کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے انسانی دماغ ایسا بنایا ہے کہ جن باتوں کے متعلق وہ پہلے سے ایک فیصلہ کر چکتا ہے۔ اس فیصلہ کے متعلق اس کے دل میں ضد پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے خلاف کسی دلیل کا ماننا اسکے لئے مشکل ہوتا ہے لیکن جن امور کے بارہ میں اسکے دل میں ضد پیدا نہیں ہوتی۔ انکے متعلق اسکا نفس جلدی سمجھنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ مگر میں تو یہ بھی نہیں کہتا۔ کہ میں آیت خاتم النبیین کی تفسیر لکھنے کے لئے تیار نہیں۔ اگر قرعہ میں آیت خاتم النبیین آ جائیگی۔ تو میں اسپر لکھنے کے لئے تیار ہو جاؤنگا۔ باقی لا یمسہ الا المطہرون صرف آیت خاتم النبیین کے متعلق ہی نہیں سارے قرآن کے متعلق ہے۔ اگر یہ آیت صرف آیت خاتم النبیین کے متعلق ہوتی۔ تو پھر میں آپکی دلیل کی ضرور قدر کرتا:

سوال

—(۴)—

شرک فی النبوۃ۔ ممکن ہے۔ کہ آپ نے غیر احمدی کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار نہ دیا ہو۔ لیکن کہتے ہیں۔ کہ آپ نے اپنی ابتدائی تصنیفات میں

جواب

—(۴)—

آپنے تو مجھ سے کبھی نہیں پوچھا۔ کہ میں غیر احمدیوں کو مسلمان سمجھتا ہوں یا کافر۔ آپکا تو سوال یہ تھا کہ میں نے کل روئے زمین کے مسلمانوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ میں نے تو اس سوال کا جواب دیا ہے باقی رہا۔ کہ جو خدا تعالےٰ کے مامور اور مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانتا۔ میں اسے کیا کہتا ہوں۔ یہ تو سوال ہی بالکل اور ہے۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

(غالباً حقیقۃ النبوۃ) فرمایا تھا۔ کہ اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار رکھ دی جائے اور مجھ سے غیر احمدی کے متعلق پوچھا جائے تو میں یہی کہوں گا۔ "کہ" کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ باید و شاید۔ شکر ہے کہ میری غلط فہمی کہ آپ تکفیر اہل قبلہ کے قائل ہیں۔ دور ہوگئی۔ شاید میں صحیح سمجھا ہوں لیکن آپ کے مبلغ صاحبان بڑی شرح صدر سے غیر احمدیوں کو ان کے متعلق دریافت کرنے پر کافر قرار دیتے ہیں۔ اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ حضرت ویسے ہی نبی تھے جیسے موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد صلعم بلحاظ نفس نبوت کوئی فرق نہیں صرف بلاواسطہ اور بالواسطہ کا فرق ہے۔ جب ان کا انکار اسلام سے خارج کرتا ہے۔ تو یہ کیوں نہیں کرتا۔ حالانکہ یہ مسلم بات ہے کہ حضور نے اپنی نبوت کو ولایت قرار دیا۔ اس کو ظل بروز ناقصہ غیر مستقل۔ غیر تشریعی۔ عزت کا خطاب۔ فنافی اللہ اور فنافی الرسول والی نبوت قرار دیا۔ اپنی نبوت سے مراد کثرت مکالمہ مخاطبہ لیا۔ اپنی نبوت کو شرعی اصطلاح میں محدث کہا۔ لغوی اصطلاح میں نبی۔ بلحاظ لغت محدثیت سے انکار کیا۔ اور بلحاظ اصطلاح کے شریعت نبوت سے بھی انکار کیا۔ اگر میں حضور کے خیال میں غلطی پر ہوں تو پھر آپ کے مبلغ صاحبان کا ڈنکے کی چوٹ سے تکفیر اہل قبلہ کرنا جائز ہے۔ لیکن اگر حضور کے خیال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہی مقام ہے جیسے کہ میرا ایمان ہے۔ تو مبلغین کی تکفیر میں سرگرمی اور نبوت کا مضبوط پرچار قابل توجہ ہے۔

باقی رہا کہ ہمارے مبلغ یہ کہتے ہیں کہ مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت ہے۔ صرف بلاواسطہ اور بالواسطہ کا فرق ہے۔ یہ درست نہیں یہ بات جماعت احمدیہ کے مبلغ نہیں کہتے۔ بلکہ مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں۔

(۱) مَنْ فَرَّقَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْمُصْطَفٰی فَمَا عَرَفَنِیْ وَمَا رَاٰی

(۲) آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام (نزول المسیح ۹۹)

آپ نے لکھا ہے کہ "یہ مسلم بات ہے کہ حضور نے اپنی نبوت کو ولایت قرار دیا ہے"۔ یہ ٹھیک ہے کہ آپ نے نبوت کو ولایت قرار دیا ہے۔ لیکن کیا باقی نبیوں کی نبوت عداوت تھی۔ سو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ کوئی نبی ایسا بھی ہوا ہے۔ جو ولی نہ تھا۔ سوال یہ تو نہیں کہ آپکی نبوت ولایت تھی یا نہیں سوال تو یہ ہے کہ آپ کی ولایت نبوت ہے یا نہیں ولی کے معنے تو خدا تعالےٰ کے دوست کے ہوتے ہیں۔ کیا کوئی نبی خدا تعالےٰ کا دشمن بھی گزرا ہے؟ یہ سیدھی بات ہے کہ ہر ولی خدا کا دوست ہوگا۔ لیکن ہر خدا کا دوست خدا کا نبی نہ ہوگا۔ پس یہ سچ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت ولایت کے ساتھ وابستہ تھی۔ آپ ولی بھی یقیناً تھے۔ مگر آپ نے "ایک غلطی کا ازالہ" اور اس کے بعد کی کتب میں زیادہ وضاحت کے ساتھ یہ بات فرمائی ہے کہ میرا تعلق جو خدا تعالےٰ سے ہے وہ ان لوگوں سے مشابہ ہے۔ جس میں خدا تعالےٰ نے نبی کہا ہے۔ اور ان لوگوں کی قسم کا نہیں ہے جو خالی محدث یا مجدد کہلاتے ہیں۔ باقی ناقصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالہ کے بعد کبھی اپنی نبوت کو نہیں کہا۔ ظلی۔ بروزی۔ غیر تشریعی بے شک کہا ہے۔ یہ اب بھی ہم مانتے ہیں۔ غیر مستقل کہا ہے۔ جن معنوں میں غیر مستقل کہا ہے۔ ان معنوں میں اب بھی ہم غیر مستقل مانتے ہیں۔

عزت کا خطاب کہنا درست ہے مگر کیا باقی نبیوں کی نبوت کو آپ عزت کا خطاب کہتے تھے۔ عزت کا خطاب کے معنے ایک حقیقت کے اظہار کے ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کام ملتا ہے وہ عزت کا ہوتا ہے یہ تو نہیں کہ اسکے اندر حقیقت نہیں ہوتی۔

فنافی اللہ۔ فنافی الرسول۔ یہ بھی ٹھیک ہے اب بھی ہم مانتے ہیں مگر سوال تو یہ ہے۔ کہ فنافی اللہ اور فنافی الرسول والی نبوت۔ نبوت باقی نہیں رہتی ہے؟ آپ کا یہ لکھنا کہ نبی وحی کو وحی ولایت ازالہ سے پہلے تو حضور کہتے رہے بعد میں نہیں کہا۔ وحی ولایت کے الفاظ اس بات پر دلالت نہیں کرتے کہ وہ وحی نبوت نہیں جب تک کہ ساتھ وحی نبوت کی نفی نہ ہو۔ کیونکہ ہر وحی نبوت وحی ولایت بھی ہے۔ آپ نے جو کثرت مکالمہ مخاطبہ کو نبوت کہا۔ اسی تعریف کے ماتحت پہلے نبیوں کی نبوت کو نبوت قرار دیا ہے اور اگر آپ نبی نہیں تو اس تعریف سے پہلے نبی بھی نبی نہیں کہلا سکتے۔

آپ لکھتے ہیں کہ "اپنی نبوت کو شرعی اصطلاح میں محدث کہا"۔ بے شک یہ تو ہم مانتے ہیں کہ آپ ایک وقت ایسا فرماتے رہے ہیں جو تعریف نبوت کی تبدیلی سے پہلے تھا لیکن آپ نے خدا کی اصطلاح اور اسلام کی اصطلاح میں اپنے آپ کو نبی کہا۔ جیسا کہ حوالجات ذیل سے ظاہر ہے

(۱) خدا کی اصطلاح :-

"سو خدا کی یہ اصطلاح ہے جو کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے۔ یعنی ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہیں۔" چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۵

(۲) اسلامی اصطلاح :-

"نبی کا لفظ نبا سے نکلا ہے اور نبا کہتے ہیں خبر دینے کو اور نبی کہتے ہیں خبر دینے والے کو یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کلام پا کر جو غیب پر مشتمل زبردست پیشگوئیاں ہوں مخلوق کو پہنچانے والا۔ اسلامی اصطلاح کی رو سے نبی کہلاتا ہے۔" (حجۃ اللہ تقریر لاہور)

اب اگر خدا تعالیٰ کی اصطلاح اور اسلام کی اصطلاح شریعت نہ ہو تو اور کس کی اصطلاح شریعت ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ آپ کے مبلغ صاحبان ڈنکے کی چوٹ اہل قبلہ کی تکفیر کرتے ہیں۔ ڈنکے کی چوٹ اہل قبلہ کی تکفیر تو آپ بھی اور مولوی محمد علی صاحب بھی اور دوسرے غیر مبائع بھی کرتے ہیں۔ کیونکہ آپکے گروہ کا عقیدہ ہے کہ اہل قبلہ میں سے جو کسی مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہے۔ پس اگر بعض دوسرے اہل قبلہ کو مبائعین کافر کہدیتے ہیں تو فرق کیا ہوا۔ آپ یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ بعض اہل قبلہ کافر ہوتے ہیں بعض نہیں۔ مگر آپ یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ کوئی اہل قبلہ کافر نہیں ہوتا۔

(۵)

مباہلہ۔ کیا آپ کے دلائل مستند دعوے ہیں پر مولوی صاحب آپکو جب تک آپ وثوق سے ہیں جنکو جھوٹا قرار دیتے ہیں تو ایسی صورت سے دعویٰ صحیح ہونا چاہئے۔ حضور فرمائیں کہ مولوی صاحب نے جو دلائل آپکی طرف منسوب کئے ہیں وہ صحیح ہیں یا غلط انکی صحت پھر لئے دعویٰ کی صحت کیلئے کافی ہے

(۵)

جواب:- اس کا جواب یہ ہے کہ میری جس تحریک کے متعلق مولوی صاحب نے مباہلہ کا ذکر کیا ہے وہ ایک خط کے جواب میں ہے جو ایک مبائع اور ایک غیر مبائع نے مجھے لکھا تھا اور انہوں نے تحریک کی تھی کہ ہم اس بارہ میں فیصلہ کرانا چاہتے ہیں۔ وہ دونوں زندہ موجود ہیں۔ یہ انکا کام ہے کہ وہ مجھے لکھیں کہ جو آپ نے تحریک کی تھی۔ اسکے تمام پہلو پورے ہو چکے ہیں۔ دوسرے آدمی کا کام نہیں۔ ان میں سے مبائع تو خود اس کا رد لکھ چکا ہے اور کہہ چکا ہے کہ وہ شرائط پوری نہیں ہوئیں۔ غیر مبائع کا میں نے ایسا مضمون نہیں دیکھا جس میں اس نے یہ ثابت کیا ہو۔ کہ وہ شرائط جسکے ماتحت انہوں نے مباہلہ کی تحریک کی تھی وہ پوری ہو چکی ہیں۔

(۶)

سوال: مصری صاحب کا مضمون سرفراز اللہ خان صاحب کے جواب میں حضور کا فرمان۔ مصری صاحب کا رویہ اس کا جواب ہے۔ ان کی سابقہ تحریر اور قسم پر غور کریں۔" جواب تو مجھ سے بن نہیں سکتا لیکن دل مطمئن نہیں ہو سکا۔

(۶)

جواب:- اطمینان تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے۔ بات تو صاف ہے کہ ایک شخص ہماری جماعت سے الگ ہو گیا۔ اور اس نے کہا کہ مجھے خدا نے اس بات کے لئے کھڑا کیا ہے کہ میں نیا خلیفہ چنواؤں پہلے مخالف عقائد میں مقابلہ شروع کر دیتے تھے اسلئے شکست کھاتے تھے کیونکہ عقائد جماعت احمدیہ قادیان کے درست ہیں۔ دوسرا ایک موقع پر جب مصری صاحب سے سوال کیا گیا کہ وہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انکی زندگی میں نبی مانتے تھے۔ یا نہیں۔ اسکے جواب میں انہوں نے تحریر دی ہے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ان کو نبی مانتا تھا۔ ان کے یہ دونوں جواب ہی ان کی موجودہ حالت کے خلاف ہیں۔ اگر یہ درست ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ان کو نبی مانتے تھے۔ تو پھر یا تو ان کو یہ بتانا پڑیگا۔ کہ جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ان کو نبی کہا کرتے تھے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اکابر صحابہ ان کو ڈانٹا کرتے تھے کہ اس کفر کو چھوڑ دو۔ اور ان کو یہ بتانا پڑیگا کہ باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مولوی نور الدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب نے مجھے ڈانٹا کہ یہ عقیدہ غلط ہے پھر بھی میں اپنی گمراہی اور گندگی کی وجہ سے اس غلط عقیدہ پر قائم رہا اب مولوی محمد علی صاحب کے ذریعہ سے مجھ پر حقیقت کھلی۔ ورنہ یہ ماننا پڑیگا کہ کم سے کم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں کچھ صحابہ ضرور ان کو نبی سمجھتے تھے۔ نیز یہ کہ آپ کے زمانہ میں جو لوگ آپکو نبی سمجھتے تھے انکو جماعت اکابر کافر قرار نہیں دیتے تھے۔

مصری صاحب اب یہ کہتے ہیں کہ سوال میں تو بیشک قسم کا مطالبہ تھا مگر میں نے جواب میں تو قسم نہیں کھائی تھی لیکن اگر یہ کوئی جواب ہے تو پھر اسکے تو یہ معنے بنینگے کہ مومن تبھی سچ بولا کرتا ہے جب وہ قسم کھا کر بات کہے قسم کی غرض تو یقین دلانا ہوتا ہے یہ تو نہیں کہ مومن قسم کھا کر سچ کہا کرتا ہے اور جب قسم نہ کھائے تو سچ نہیں کہا کرتا۔

تیسرے یہ کہ اگر مصری صاحب کا یہ مطلب ہے کہ گو سوال میں قسم دی گئی تھی مگر جواب میں قسم کے لفظ کو اڑا گیا تھا۔ اور اس طرح میں نے آپ لوگوں کی آنکھوں میں خاک جھونکی تھی تو اس جواب ہماری بنیاد ہی ٹوٹی ثابت ہوگی۔ یا ان کی بد دیانتی؟ اسی طرح خلافت کے بارہ میں انہوں نے یہ کہا کہ مجھے خدا نے کھڑا کیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ آیا خدا نے بعد میں توبہ کی ہے۔ ہمارے علم میں تو اللہ تعالیٰ اپنی رائے نہیں بدلا کرتا۔ آخر جب مصری صاحب نے یہ کہا کہ خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ کہ نیا خلیفہ چنواؤں تو پھر یہ کس طرح ہوا کہ بعد میں خدا تعالیٰ نے انہیں یہ بتادیا کہ خلافت ہوتی ہی کوئی نہیں؟ (خاکسار محمد عبداللہ اعجاز پرائیویٹ سیکرٹری)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قادیان میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شاندار جلسہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر دلچسپ تقریریں

(۲)

بعض تقاریر خلاصۃً گزشتہ پرچہ میں شائع کی گئی ہیں بقیہ کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن تدبر

پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے کی تقریر

آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن تدبر پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جہاں وحی الٰہی ہر وقت راہ نمائی کرتی تھی۔ وہاں آپ کو بے مثال فطرت سلیمہ اور عقل سلیمہ بھی عطا کی گئی تھی جس سے آپ اپنے کاموں کو بطریق احسن سرانجام دیتے تھے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم جس پہلو سے بھی دیکھتے ہیں آپ بے مثال راہ نما ثابت ہوتے ہیں۔ آپ جرنیل ہوتے ہیں تو بہترین جرنیل اعلیٰ جرنیل کی یہ صفت ہے۔ کہ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ علاقے فتح کرے۔ اور کم سے کم جانیں تلف ہوں چنانچہ جب فتوحات شروع ہوئیں۔ تو چند ہی سالوں میں عرب کو فتح کر لیا گیا۔ گو یہ تائید الٰہی سے ہوا مگر عقل سلیمہ اور حسن تدبر بھی ظاہر ہوا۔ پھر جنگی تدابیر میں آپ بہترین مدبر ثابت ہوئے۔ جنگ بدر کے موقعہ پر پانی پر دشمن کا قبضہ تھا۔ اور مسلمان پورے طور پر مسلح بھی نہ تھے۔ لیکن پھر بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فتح ہوئی۔

پھر آپ بہترین قاضی تھے بہترین تاجر تھے۔ حضرت خدیجہؓ نے آپ کی امانت و دیانت اور حسن تدبر کی وجہ سے ہی آپ کی طرف پیغام نکاح بھیجا۔ یہ سب باتیں وحی الٰہی کے اور پھر آپ کی عقل سلیمہ کے سرچشمہ سے تھیں صلح حدیبیہ کے موقعہ پر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے بہترین تدابیر سے کام لیا۔

غرض آپ صلح کے میدان کے بہترین شہسوار تھے۔ قضا کے بہترین قاضی، جنگ کے بہترین جرنیل۔ تجارت میں بہترین تاجر گویا زندگی کے تمام شعبوں میں بنی نوع انسان کے لئے کامل نمونہ اور اسوۂ حسنہ تھے اسی لئے قرآن کریم میں خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے معاہدات

حافظ مولوی مبارک احمد صاحب کی تقریر

آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا معاہدات آپس میں قوموں میں ہوتے ہیں۔ لیکن پورا کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ توڑنے کے لئے ہوتے ہیں۔ جب ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معاہدات کو دیکھتے ہیں۔ تو آپ کو معاہدات پر پوری طرح کاربند پاتے ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی میں بہت سے معاہدات فرمائے۔ ایک مشہور معاہدہ ۶ھ میں ہوا۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رویا کی بناء پر ایک ہزار اور چار سو صحابہ کی معیت میں مدینہ سے مکہ کی جانب روانہ ہوئے۔ اور ارادہ یہ تھا۔ کہ وہاں جا کر حج یا عمرہ کریں۔ مقام حدیبیہ کے نزدیک ایک پہاڑی پر جا کر آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی۔ تب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ اہل مکہ اگر کوئی ایسی بات جس میں شعائر اللہ کی تعظیم و تکریم پائی جانے گی کہیں گے تو میں اس پر عمل کرونگا یہ کہہ کر آپ نے اونٹنی کو چلایا تو وہ چلنے لگ۔ آپ نے مقام حدیبیہ کے کنوئیں یا ایک چشمہ پر جس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی نکلتا تھا قیام فرمایا۔ پانی جلد ہی ختم ہو گیا۔ لوگوں کو پانی کی تکلیف ہوئی۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ترکش سے نکال کر ایک تیر دے دیا کہ تیر اس چشمہ میں گاڑ دو۔ تیر کے گاڑتے ہی پانی اس قدر بڑھ گیا۔ کہ لشکر اسلام کو پانی کی کوئی تکلیف نہ رہی۔ اسی دوران میں قریش مکہ نے سہیل بن عمرو کو جو سارے عرب میں ایک خوش بیان آدمی تھا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس معاہدہ کرنے کے لئے بھیجا۔ اور اسے سمجھا دیا۔ کہ صلح صرف اسی طرح ہو سکتی ہے کہ امسال محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) مع اپنے ہمراہیوں کے واپس چلے جائیں اور آئندہ سال آکر عمرہ کریں۔ سہیل نے آکر شرائط پیش کیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان شرائط کو قبول فرما لیا۔ اور صلح ہو گئی جس کا نام تواریخ میں صلح حدیبیہ ہے۔ اس کی شرائط میں سے ایک شرط یہ تھی۔ کہ اگر مکہ سے کوئی مسلمان مدینہ چلا جائے گا۔ تو اسے واپس کر دیا جائیگا۔ اور اگر مدینہ سے کوئی مسلمان مکہ آجائے تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔ یہ شرط صحابہ کرامؓ کو سخت ناگوار اور گراں معلوم ہوتی تھی۔ چنانچہ ابھی عہد نامہ لکھا ہی جا رہا تھا۔ کہ خود سہیل کا بیٹا ابو جندلؓ جو مسلمان ہو چکا تھا۔ اور جسے مسلمان ہونے کی وجہ سے بیڑیوں میں جکڑ دیا گیا تھا بھاگ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچا۔ حضرت ابو جندلؓ کو کفار نے اسلام قبول کرنے کے سبب سخت جسمانی ایذائیں دی تھیں۔ ان کے جسموں پر زخموں کے نشان تھے۔ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور فریاد کی۔ کہ مجھے مدینہ لے چلئے۔ مگر سہیل نے کہا کہ عہد نامہ کی رو سے ابو جندلؓ ہم کو واپس ملنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو جندل کو سہیل کے سپرد کر دیا۔ حضرت عمرؓ یہ دیکھ کر بے تاب ہو گئے۔ انہوں نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں اس کے متعلق بہت کچھ عرض کیا۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس کے حکم کی مخالفت اور بدعہدی نہیں کر سکتا۔ اور فرمایا لا اخیس عہداً میں معاہدہ کی ذلت نہیں کرنا چاہتا

غرضیکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو بھی معاہدہ کیا۔ اسے حکم خداوندی کہ اوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا کے ماتحت آخر تک نباہا۔ ایک یہودی نے آپ سے کچھ قرضہ لینا تھا۔ اس نے سختی کی صحابہؓ نے اسے ڈانٹا لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے کچھ نہ کہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی غصہ کا اظہار نہ کیا اور نہ ہی برا منایا۔ آخر وہ یہودی مسلمان

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کی عزت کس طرح قائم فرمائی

مولوی محمد نذیر صاحب قریشی ملتانی کی تقریر

آپ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کی عزت کس طرح قائم فرمائی کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا میں کسی نے بھی عورت کی عزت قائم نہیں کی۔ آپ نے عورت کی عزت کو قائم کرکے طبقہ نسواں پر جو احسان عظیم کیا۔ اس کی مثال دنیا کی تاریخ میں کہیں بھی نہیں مل سکتی۔ عرب کے وحشی باشندے اپنی بیویوں اور ماؤں اور بیٹیوں سے جس قسم کا برا سلوک کرتے تھے۔ میرے پاس وقت نہیں۔ کہ میں اسے بیان کروں۔ اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا میں اس وقت مبعوث فرمایا۔ جب کہ قوم نسلی تعصبات اور قومی بندھنوں میں بری طرح جکڑی ہوئی تھی۔ آپ نے اس سے نکال کر عورت کو اعلےٰ درجہ پر پہونچایا۔ تبھی تو عورتیں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے حد محبت و اخلاص رکھتی تھیں۔ آپ نے جنگ بدر کا واقعہ بیان کرتے ہوئے اس عورت کا ذکر کیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی خبر سنکر بے چین تھی۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ دنیا میں عورت کی تین حیثیتیں ہوتی ہیں۔ بیٹی۔ بیوی اور ماں۔ عورت کی ان تینوں حیثیتوں پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احسان عظیم ہے۔ ماں کے متعلق قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وبالوالدین احسانا امایبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلاتقل لھما اف ولاتنھرھما۔ عربی زبان میں اف سے مراد وہ کلمہ ہوتا ہے۔ جو گھبراہٹ کے وقت انسان کے منہ سے نکل جایا کرتا ہے۔ خداتعالےٰ فرماتا ہے۔ والدین کے سامنے اس گھبراہٹ کا اظہار بھی نہیں کرنا چاہئے۔ والدہ کے متعلق حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال میں سے ایک مشہور حدیث یہ ہے کہ الجنۃ تحت اقدام الامھات کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

بیوی کو عرب میں بہت ادنیٰ درجہ دیا جاتا تھا اور بہت ہی برا سلوک کیا جاتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہؓ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان بیان فرماتے ہوئے عربی میں جو قصائد لکھے ہیں۔ ان میں عربوں کا عورتوں سے برے سلوک کے متعلق بھی ذکر کیا ہے۔ میں صرف دو شعر پیش کرتا ہوں ؎

شیئان کان القوم عمیا فیھما
حسو العقار و کثرۃ النسوان
اما النساء فحرمت انکاحھا
زوجا لہ التحریم فی القرآن

قرآن کریم نے بیوی کے درجہ کے متعلق فرمایا فلھن مثل الذی علیھن بالمعروف یعنی جو اے مسلمانو تمہارے حقوق بیویوں پر ہیں۔ ویسے حقوق عورتوں کے تم پر بھی ہیں اور وہ تم سے کسی چیز میں کم نہیں بلکہ درجات کے لحاظ سے مساوی ہیں۔ تم ان پر رحم کرو اور اخلاق اور نرمی سے پیش آؤ۔ جو درجہ اسلام میں عورت کو میسر ہے وہ ہندو عیسائی سکھ اور دنیا کے کسی مذہب میں نہیں ہے۔ بلکہ دوسرے مذاہب میں عورتوں کی سخت تحقیر و تذلیل کی گئی ہے۔

بیٹی ہونے کے لحاظ سے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جس کی تین بیٹیاں ہوں۔ اور وہ ان کی اچھی طرح پرورش کرے۔ وہ جنت میں جائے گا۔ مجلس میں سے ایک شخص کھڑا ہوا جس کی صرف دو بیٹیاں تھیں۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میری صرف دو ہی بیٹیاں ہیں کیا میرے لئے بھی یہ حکم ہے۔ تو حضور نے الہام الٰہی کے مطابق فرمایا تمہیں بھی جنت عطا ہوگی پھر ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا جس کی ایک ہی بیٹی تھی۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ جس کو خدا تعالیٰ نے ایک ہی بیٹی عطا کی ہو۔ وہ جنت میں جا سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں اس کے لئے بھی جنت کی بشارت ہے۔ ذرا غور فرمایئے اس حالت میں۔ اور جاہلیت کی ابتدائی حالت میں کہ اس وقت جب کسی کے گھر لڑکی پیدا ہوتی تو ظل وجھہ مسودا وھو کظیم یعنی اس کا چہرہ لڑکی کی پیدائش کی وجہ سے سیاہ پڑ جاتا تھا۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے اس حالت کو نظم میں کیا ہی خوب بیان فرمایا ہے۔ اس نظم کا ایک شعر ہے ؎

رکھ پیش نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دنیا میں تو آتی تھی

ایک صحابی نے اپنا ایک واقعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور بیان کیا۔ اس نے کہا میری ایک لڑکی تھی جس کو میں نے زندہ درگور کر دیا تھا۔ حضور وہ واقعہ سن رہے تھے اور آپؐ کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔ اور غم کی وجہ سے آپؐ کوئی بات نہ کر سکتے تھے۔ پھر یہی عرب جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان فرماتے ہیں۔ کہ لڑکیوں کی اچھی طرح پرورش کرنے والے جنت میں جائیں گے۔ تو کس طرح کھڑے ہو کر پوچھتے ہیں۔ کہ یا رسول اللہ میری دو لڑکیاں ہیں اور یا رسول اللہ مجھے ایک ہی بچی خدا نے دی ہے۔ یہ انقلاب تھا۔ جو آپؐ نے ان کے دلوں میں پیدا فرما دیا۔ اور عورتوں کے متعلق اتنا بڑا انقلاب جب سے دنیا پیدا ہوئی نہ کوئی کر سکا ہے اور نہ کرے گا۔ اللھم صل علی محمد و آل محمد۔ ؎

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ ؐ نبیوں کا سردار

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام انبیاء پر فضیلت

مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا کی تقریر

مولوی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام گذشتہ انبیاء سے افضل و اکمل تھے۔ آپ نے فرمایا کہ پہلے ہر ایک نبی ایک ایک قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور ہر قوم اور ہر قبیلہ میں جو جو نقائص اور کمزوریاں ہوتی تھیں صرف ان کو ہی دور کرنے کے لئے آتے تھے۔ مگر میں تمام دنیا کی طرف اور ہر قوم و طبقہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔ اور میں تمام اقوام عالم کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ کامل قوت قدسیہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی تھی۔ کہ جس سے کامل اصلاح ہو سکتی تھی۔ آپ ایک ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے جو کہ ظھر الفساد فی البر والبحر کا زمانہ تھا۔ اور خشکی و تری میں ایک فساد برپا ہو چکا تھا۔ آپؐ جمیع کمالات انبیاء کے مظہر تھے۔ آپ آدمؑ بھی تھے۔ نوحؑ بھی تھے ابراہیمؑ بھی تھے۔ موسیٰؑ بھی تھے۔ عیسیٰؑ بھی تھے۔ غرضیکہ تمام نبیوں کے کامل مظہر تھے۔ اور جمیع صفات انبیاء سے متصف۔ ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

غرضکہ ہر قوم اور ہر طبقہ آپؐ سے نمونہ حاصل کر سکتا ہے۔ اور آپؐ ہر قسم کے لوگوں کے لئے نمونہ ہیں۔ بادشاہوں کے لئے بھی نمونہ ہیں۔ رعیت کے لئے بھی نمونہ ہیں۔ غریبوں کے لئے بھی نمونہ ہیں امیروں کے لئے بھی نمونہ ہیں۔ کیونکہ آپؐ کی زندگی مبارک میں ہر قسم کے حالات پیش آئے۔ آپؐ نے کامل مظلومیت کے زمانہ میں کامل اخلاق کا نمونہ دکھایا اور ظالموں پر اقتدار حاصل ہونے کے بعد بھی اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ فرمایا۔ آپؐ کا وجود باجود ہی ایک ایسا وجود ہے۔ کہ کسی نبی اور کسی بادشاہ اور کسی انسان میں اس کی مثال بالکل نہیں پائی جاتی۔

مکہ میں مظلومیت کے کچھ واقعات بیان کرتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کس طرح ہجرت کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو کفار پر نمایاں فتح دی۔ اس وقت آپؐ نے نہایت کامل اخلاق اور اسوہ کا اظہار فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ قیدیوں سے اچھا سلوک کرو۔ چنانچہ قیدیوں سے بہت ہی اچھا سلوک کیا گیا۔ صحابہ کرام رضؓ خود پیدل چلے مگر قیدیوں کو اونٹنیاں سواری کے لئے دیں۔ آپ بھوکے رہے۔ مگر ان کو کھانے کے لئے دیا۔ اور وہی کفار اور مشرک۔ جو ۲۱-۲۲ سال تک آپؐ کو اور آپؐ کے صحابہ رضؓ کو ایسے ظلم و ستم کا نشانہ بناتے رہے۔ جن سے انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور ہر ایک انسان لرزہ بر اندام ہو جاتا ہے۔ مگر فتح مکہ کے موقعہ پر رحیم و کریم انسان نے باوجود ان تمام حالات کے فرمایا۔ لاتثریب علیکم الیوم۔ پھر اس حسن اخلاق اور حسن سلوک کی وجہ سے وہ کافر اور مخالف آپؐ کے اخلاق کے گرویدہ ہو کر مسلمان ہو گئے۔

اسکے بعد تعلیمی اداروں کے بعض طلباء کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مطہرہ کے مقدس پہلوؤں پر مختصر تقریریں کرنے کا موقع دیا گیا۔ چنانچہ دوست محمدؐ صاحب جامعہ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں پر اور سید محمود احمدؐ صاحب ناصر ابن حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ نے شجاعت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عبداللطیف صاحب ستکوہی عبداللطیف صاحب پراچہ۔ رحمت رحمان صاحب غلام رسول صاحب محمد شفیع صاحب غالب احمدؐ صاحب اور میاں عبدالواسع صاحب عمر نے مختلف عنوانوں پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد جناب مولوی فرزند علی خاں صاحب صدر جلسہ نے مقررین اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اور بعض تقاریر پر تعریفی ریمارکس کرتے ہوئے فرمایا۔ تقاریر بڑی ہی عمدہ رنگ میں تیار کی گئی ہیں۔ اور منتظمین نے تقریروں کے مضامین بھی عمدہ طور سے منتخب کئے تھے۔ لیکن بعض تقاریر وقت کی تنگی کے باعث پوری طرح ختم نہ ہو سکیں۔ خصوصاً صاحبزادہ مرزا ناصر احمدؐ صاحب تو اپنی تقریر کی ابھی تمہید ہی بیان فرما رہے تھے۔ کہ وقت ختم ہو گیا۔ اس کے بعد صاحب صدر نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی۔ اور ۲ بجے نماز ظہر ادا کرنے کے بعد جلسہ کی کارروائی بخیر و خوبی ختم ہوئی

خاکسار سید سجاد احمدؐ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کیا مولوی محمد علی صاحب مصری صاحب کی بیجا حرکت سے اظہار برأت کریں گے؟

۱۹۱۴ء میں جب جماعت میں افتراق ہوا۔ اور مولوی محمد علی صاحب اپنے ہمراہیوں سمیت لاہور تشریف لے گئے۔ تو آپ کے بعض ہمراہیوں نے مولوی صاحب کے متعلق لوگوں میں عقیدت پیدا کرنے کے لئے ایک جھوٹا الہام بنا کر ان پر چسپاں کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ پیغام صلح ۱۲-اپریل ۱۹۱۴ء میں لکھا گیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات میں مولوی محمد علی صاحب کا نام "مجدد الدین" رکھا گیا ہے "الفضل" کی طرف سے اس وقت اور بعد میں بھی کئی مرتبہ غیر مبایعین کو توجہ دلائی گئی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی ایسا الہام نہیں۔ اور یہ الہام بالکل موضوع اور بناوٹی ہے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب کا الہامی نام "مجدد الدین" رکھنے والے بجائے اس کے کہ اپنی غلطی تسلیم کرتے انہوں نے اپنی بات پر اصرار کیا۔ اور حیرت کا مقام ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے بھی اس بارہ میں کوئی حرکت نہ کی۔ اور خاموش رہ کر ثابت کر دیا۔ کہ وہ چاہتے ہیں۔ کہ جھوٹے الہامات بنا کر ان پر چسپاں کئے جائیں۔ اور اس طرح ان کی قدر و عظمت لوگوں میں پیدا کی جائے۔

اب پھر اسی مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے مذکورہ بالا طریق کو اختیار کیا جا رہا ہے۔ لیکن اس مرتبہ جھوٹی حدیث بنا کر ان پر چسپاں کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ چنانچہ ۱۹ ستمبر کے "پیغام صلح" میں شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری نے ایک مضمون لکھا ہے۔ اور اس کا عنوان رکھا ہے "مولوی محمد علی صاحب کا مقام احادیث نبویہ میں"۔ اس مضمون کے ابتداء میں مصری صاحب نے لکھا ہے۔ کہ حدیث میں مولوی محمد علی صاحب کے لئے پیشگوئی ثابت کرنے کے لئے وہ حجج الکرامہ میں سے تین احادیث پیش کریں گے۔ پہلی دو احادیث تو بات واضح کرنے کے لئے ہونگی۔ لیکن اصل محل استدلال تیسری حدیث ہوگی۔ مصری صاحب نے اس تمہیدی امر کے بعد پہلی حدیث میں بعض عبارتیں بڑھا کر اسکو نقل کر دیا۔ اور بجائے اس کے کہ دوسری اور تیسری حدیث کو اصل الفاظ میں نقل کرتے۔ دوسری اور تیسری کا خلاصہ لکھ دیا۔ مصری صاحب کو بار بار اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی۔ کہ انہوں نے اپنے مضمون میں جو یہ لکھا تھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب پر تیسری حدیث چسپاں ہوتی ہے۔ وہ تیسری حدیث کو حجج الکرامہ میں سے لیکر اس کے اصل الفاظ میں شائع کر دیں۔ لیکن وہ اس طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مصری صاحب نے جس مفہوم کا نام تیسری حدیث رکھا ہے۔ وہ کوئی حدیث ہے ہی نہیں۔ بلکہ نواب صدیق حسن خاں صاحب کا ایک قول ہے۔ ان حالات میں میں جملہ غیر مبایعین کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ہر اس شخص کو جس کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت ہے۔ اس وقت شیخ مصری صاحب سے نفرت کا اظہار اور ان کے اس فعل سے برأت کا اظہار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف غلط حدیث منسوب کر رہے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس قول سے نہیں ڈرتے۔ کہ من کذب علی متعمدًا فلیتبوّأ مقعدہٗ من النار۔ پھر مولوی محمد علی صاحب سے بھی میں پوچھونگا۔ کہ آپ کئی بار یہ دعوٰی کر چکے ہیں۔ کہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں سرشار ہیں۔ پھر کیا آپ یہ پسند کریں گے۔ کہ ایک شخص آپ کی پارٹی کا آپ پر جھوٹی حدیث بنا کر چسپاں کرے۔ اگر آپ نے اس وقت بھی اس حرکت سے نفرت کا اظہار نہ کیا۔ تو پھر یہی سمجھا جائیگا۔ کہ آپ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دعوٰی محبت بے معنی ہے۔ اور آپ پسند کرتے ہیں۔ کہ آپ کے متعلق جھوٹے الہام اور جھوٹی احادیث بنا کر لوگوں میں مشتہر کی جائیں۔ (خاکسار نور الحق واقف زندگی)

انسپکٹر کی ضرورت

نظارت بیت المال کو ایک ذی وجاہت انسپکٹر کی ضرورت ہے۔ جو سلسلہ کے نظام سے واقف ہو۔ اور موثر گفتگو کر سکتا ہو۔ تنخواہ ۳۰/- ماہوار علاوہ جنگ الاؤنس ۵ ۱-½-۳۰ کے گریڈ میں دیجائیگی۔ درخواستیں معہ سفارش امراء یا پریذیڈنٹ ۲۰ نومبر ۱۹۴۵ء تک دفتر بیت المال میں آجاویں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

ضروری اعلان

دفتر تعلیم الاسلام کالج کے لئے ایک کلرک کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار انٹرنس پاس ہو۔ تنخواہ ۱۵-۱-۳۰ روپے ماہوار اس کے علاوہ ۸/۹ روپے قحط الاؤنس - درخواستیں بنام پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج قادیان آنی چاہئیں۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج)

کنری (سندھ) میں غیر احمدیوں سے کامیاب مناظرے

کنری میں حنفیوں کے ساتھ جماعت احمدیہ کے ۵ اور ۶ نومبر کو خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے نہایت شاندار اور کامیاب مناظرے ہوئے۔ اختلافی مسائل (۱) وفات مسیح ناصری علیہ السلام (۲) اجرائے نبوت اور (۳) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام تھے۔ پہلے حنفی مناظر مولوی محمد عمر صاحب شیخوپوری احمدیہ دلائل کو توڑنے میں بالکل ناکام رہے۔ الحمد للہ کہ سامعین کو جن کی تعداد سات سو سے لے کر ۱۰۰۰ تک مختلف اوقات میں رہی۔ ہمارے دلائل کو وضاحت کے ساتھ سننے اور سمجھنے اور مخالف مناظر کی علمی بے مائگی اور حوالجات کے پیش کرنے میں تحریف کے مظاہروں کا نظارہ کرنے کا موقعہ ملا۔ خدا تعالیٰ نے ہم پر یہ بڑا ہی فضل کیا۔ کہ اتنے بڑے مجمع کو وسیع پیمانہ پر ہر ایک مسئلہ کے متعلق تبلیغ حق پہنچانے کا ایک بہترین موقعہ مہیا فرمایا۔ اب احمدیت کے متعلق لوگوں میں ایک دلچسپی اور بیداری پیدا ہوگئی ہے۔

اس موقعہ پر مجھے دو امور کا خاص طور پر اظہار کرنا ہے۔ اول یہ کہ پولیس نے زیر سرکردگی جمعدار صاحب انچارج چوکی کنری امن قائم رکھنے میں اپنی فرض شناسی کا بہت اچھا ثبوت دیا۔ جس کے لئے وہ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اسی طرح معزز سامعین کا بھی ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے نہایت اطمینان اور سکون سے تبلیغ حق کو سنا۔ ہم اپنی جماعت کے احباب کے بھی ممنون ہیں۔ جن کے ذمہ انتظامی فرائض تھے۔ انہوں نے محبت و اخلاص سے ادا کیا۔ اور جو بیرونجات سے تشریف لائے۔ انہوں نے مناظرہ میں شرکت اختیار فرمائی۔ نیز اس لئے بھی کہ انہوں نے باوجود فریق مخالف کے ایک غیر ذمہ دار عنصر کی متواتر اشتعال انگیزی اور بد تہذیبی کے دامن صبر و ضبط کو ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ اور اخیر میں سب سے زیادہ قابل شکریہ ہیں ہمارے مناظر مکرم مولوی سید احمد علی صاحب سیالکوٹی اور مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب دیال گڑھی جنہوں نے نہایت عرقریزی سے مضامین تیار کئے۔ اور نہایت خوش اسلوبی سے بیان فرمائے۔ اسی طرح مبلغ انچارج سندھ مولوی غلام احمد صاحب فرخ کے بھی ہم ممنون ہیں۔ جنہوں نے نہایت انتظامی قابلیت کے ساتھ فرائض صدارت سرانجام دیئے۔

دوسرے یہ کہ مناظرہ کی کامیابی پر جماعت احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے احسان اور شکر کے جذبات سے لبریز ہو کر میدان مناظرہ میں لمبی دعا کی۔ اور رقت سے اکثر احباب کے خشوع و خضوع کی آواز بلند ہوئی۔

خاکسار ڈاکٹر احمد دین پراونشل سیکرٹری تبلیغ سندھ۔

ہر قسم کے چندہ کے متعلق ضروری اعلان

جیسا کہ بارہا اعلان کیا جا چکا ہے۔ یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر قسم کا چندہ باقاعدہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز میں پہنچتا رہے۔ ورنہ مرکز کے کاموں میں حرج کا اندیشہ ہے۔ مگر افسوس کہ بعض احباب سستی کرتے ہیں۔ اور نقد وصول شدہ رقوم اس غرض سے رکھ چھوڑتے ہیں۔ کہ زائد فراہم ہونے پر اکٹھی روانہ کر دی جائینگی۔ چنانچہ مندرجہ ذیل شہری جماعتوں کی طرف سے ماہ اکتوبر ۱۹۴۵ء کا چندہ ابھی تک وصول نہیں ہوا۔ ان کو چاہیئے۔ کہ ماہ اکتوبر ۱۹۴۵ء کا چندہ فوراً ارسال فرمائیں۔ اور آئندہ کے لئے ایسا انتظام کریں۔ کہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک وصول شدہ رقم مرکز میں پہنچ جائے۔ اور یہ بھی یاد رہے۔ کہ ہر قسم کے چندہ کی رقم معہ اس کی تفصیل کے محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام آنی چاہیئے۔

دھرم سالہ۔ دھاریوال۔ ڈسکہ۔ نارووال۔ مزنگ لاہور۔ پنڈی چری (شیخوپورہ) ننکانہ صاحب وزیر آباد۔ گوجرہ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ شورکوٹ۔ شاہ پور صدر۔ چکوال۔ چک امرال۔ میانوالی۔ مالاکنڈ۔ ٹانک۔ رزمک۔ اوچ۔ بہاولنگر۔ کبیر والہ۔ صدر گوگیرہ۔ موگہ۔ کوٹ کپورہ۔ مالیرکوٹلہ۔ سامانہ۔ سرہند دہوری۔ بھٹنڈہ۔ محمود پور۔ جموں۔ سرینگر۔ نواب شاہ (سندھ) نسیم آباد مرزا فارم۔ محمود آباد فارم۔ میرپور خاص۔ محمد نگر۔ نصرت آباد اسٹیٹ۔ جے پور۔ میرٹھ۔ ڈیرہ دون۔ مراد آباد۔ بریلی۔ الہ آباد۔ امروہہ۔ مظفر پور۔ خان پور ملکی۔ کٹک۔ سونگھڑہ۔ بھدرک۔ خوردہ۔ بھوپال۔ احمد آباد۔ عثمان آباد۔

(ناظر بیت المال)

ماہ اکتوبر کی بیعت میں نمایاں کمی

احمدیت کی ترقی چاہنے والے دوست توجہ فرمائیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اکتوبر ۱۹۴۵ء میں کل ۸۳ نئے افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ یہ تعداد سابقہ مہینوں کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے۔ افسوس ہے کہ تمام ذرائع سے بیعت میں کمی واقع ہوئی ہے۔ اور بیعتیں بھی بہت کم وصول ہوئی ہیں۔ جو مختلف جماعتوں اور مخلص افراد کے ذریعہ خطوط کی صورت میں براہ راست حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو وصول ہوتی ہیں۔ مقامی تبلیغ کا کام تو بیعت کے لحاظ سے افسوسناک صورت اختیار کر گیا ہے۔ اور اسی طرح دیہاتی مبلغین و دیگر مبلغین نظارت دعوۃ و تبلیغ اپنے سابقہ معیار سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ مندرجہ ذیل نقشہ کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہوگا کہ سابقہ مہینوں کی نسبت اکتوبر کی بیعت میں

جماعتوں اور افراد کے ذریعہ 53٪ فی صدی کمی واقع ہوئی ہے
بذریعہ مقامی تبلیغ 100٪ " "
بذریعہ دیہاتی مبلغین 30٪ " "
بذریعہ دیگر مبلغین 76٪ " "

احمدیت کی ترقی چاہنے والے دوست توجہ فرمائیں اور رفتار بیعت کو بڑھانے کی سعی فرمائیں۔

نورالدین منیر انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری

نقشہ بیعت اندرون ہند جنوری تا اکتوبر ۴۵ء

اس میں مختلف ذرائع کی ماہوار بیعت دکھائی گئی ہے۔

ذرائع بیعت	جنوری ۴۵ء	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	میزان	اوسط ماہوار جنوری تا ستمبر ۴۵ء	اکتوبر کی کمی بمقابلہ اوسط ماہوار
بذریعہ مختلف جماعتہائے احمدیہ و مخلص افراد	۱۱۷	۱۵۳	۲۰۳	۱۶۲	۹۷	۱۰۰	۱۲۷	۱۳۸	۹۰	۶۲	۱۲۴۷	۱۳۲	۵۳٪
بذریعہ مقامی تبلیغ	۲۶	۴۲	۲۴	۳	۳۴	۳۸	۱۵	۲۸	۱۶	NIL	۲۲۶	۲۵	۱۰۰٪
بذریعہ دیہاتی مبلغین	کام شروع نہیں کیا تھا	۳۰	۲۳	۲۲	۲۴	۱۷	۴۴	۱۸	۲۵	۱۴	۲۱۷	۲۳	۳۰٪
بذریعہ دیگر مبلغین نظارت	۶	۴۰	۴۴	۴۷	۳۰	۷۱	۱۷	۱۳	۲۳	۷	۲۹۸	۳۲	۷۶٪
دستی (جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء)	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۳۷۸	-	-
میزان	۱۴۹	۲۶۵	۲۹۴	۲۳۴	۱۸۵	۲۲۶	۲۰۳	۱۹۷	۱۵۴	۸۳	۲۳۶۸		

اعانت "الفضل"

موجودہ حالات میں اخبار کی قیمت بروقت ادا کرنا بھی ایک بڑی اعانت ہے۔ جن دوستوں نے ایسا نہ کیا۔ ان کے نام وی۔ پی بھیجے گئے ہیں۔ اگر وہ ان کو وصول فرمالیں۔ تو یہ بھی اعانت کی ایک موثر صورت ہے۔

یہ بھی خیال رہے کہ عدم وصولی کی صورت میں وہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے ایمان پرور خطبات اور زندگی بخش ارشادات و ملفوظات کے مطالعہ سے یقیناً محروم ہو جائیں گے۔ کیونکہ ان کا پرچہ بند ہو جائے گا۔ والسلام (مینیجر)

خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری گزارش

بعض دوست یہ شکایت کرتے رہتے ہیں کہ انہیں اخبار باقاعدہ نہیں ملتا۔ اور بعض اوقات تین تین چار چار پرچے اکٹھے ملتے ہیں۔ ایسے دوستوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ چند ایسے پرچے جو ان کو اکٹھے ہی روز ملے ہوں۔ لیبل سمیت پیکٹ مجھے بھجوا دیں۔ تا دیکھا جا سکے کہ وہ کہاں رکے رہتے ہیں۔ جہاں تک معلوم ہو سکا۔ قادیان کے ڈاکخانہ سے تو سب پرچہ روزانہ روانہ کر دیا جاتا ہے محکمہ ڈاک سے تعلق رکھنے والے دوست بھی اس بارہ میں مشورہ دیں کہ اس کے کیا وجوہ ہو سکتے ہیں اور اسے کس طرح دور کیا جا سکتا ہے۔ والسلام (خاکسار مینیجر)

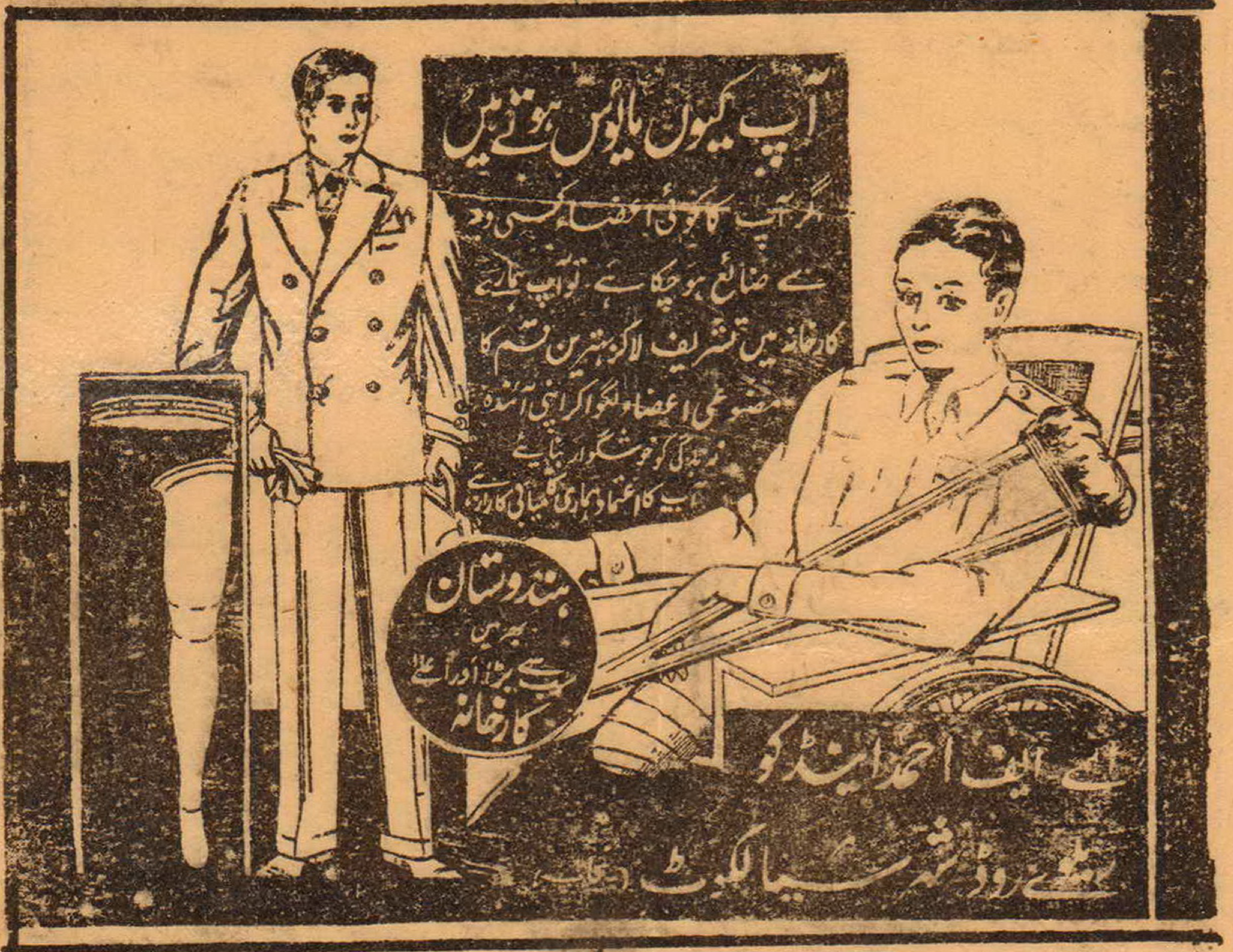

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی

نمبر ۸۹۵۱ منکہ سیدہ امۃ الہادی بیگم بنت صاحبزادہ محمد طیب صاحب احمدی قوم سید عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن بمبر صاحبزادہ خوست کابل نہ سرائے نورنگ ضلع بنوں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اس وقت ایک زیور طلائی پانچ تولے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائیداد میری ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ امۃ الہادی بیگم بقلم خود موصیہ

گواہ شد:۔ صاحبزادہ ابوالحسن قدسی لیکچرار جامعہ احمدیہ۔ گواہ شد:۔ صاحبزادہ محمد طیب امیر جماعت احمدیہ سرائے نورنگ

نمبر ۸۹۵۵ منکہ زبیدہ خانم بنت میاں محمد ابراہیم صاحب قوم لاہوری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۵ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ طلائی چوڑیاں ۹ تولہ، کانٹے طلائی، کلپ، انگوٹھی طلائی ہیں۔ ان میں مندرجہ بالا جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اس کے سوا اور جائیداد جو ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد زبیدہ خانم گواہ شد عبدالحمید آصف کارکن تحریک جدید گواہ شد محفوظ الرحمن دفتر تحریک جدید

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نمبر ۸۹۶۲ منکہ فاطمہ بی بی زوجہ چودھری غلام رسول صاحب قوم جٹ سندھو عمرہ ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۳/۴۴ ڈاکخانہ چک ۴۵/۲۰ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد ۵۰۰ روپے حق مہر بذمہ خاوند ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی اسکی بھی مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے بعد جسقدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد فاطمہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ غلام رسول خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ چودھری خورشید احمد ... دھاریا۔

پاگل پن کی دوا

پاگل پن کی دوا۔ وہ لوگ جو کہ پاگل ہو چکے ہوں اور دماغ بالکل خراب ہو گیا ہو۔ یہاں تک کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں۔ ہر چیز پھینکتے ہوں انکا علاج کیا ہوا کہ وہ پاگل خانے میں بند کر دیئے جاتے ہیں اور صد ہا علاج کرنے سے بھی برسوں اچھے نہیں ہوتے۔ ان کے وارثین پاگل ہونے سے رنجیدہ خاطر رہتے ہوں میں بہت زور کے ساتھ آپ کو مطلع کرتا ہوں کہ آپ فوراً یہ دوا منگا کر استعمال کرا دیں صحت ہو جائیگی انشاء اللہ۔ قیمت دس تولہ ۵ روپے (دو نہ ۲) میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر لکھتا ہوں کہ یہ دوا حکمیہ فائدہ کرتی ہے۔
مولوی حکیم ثابت علی ... محمود نگر لکھنو

حبّ جنبد

یہ گولیاں اعصابی کمزوری اور دماغی کمزوری کے لیے بے حد مفید ہیں۔ ہسٹیریا مراق کے لیے نہایت مجرب ثابت ہوئی ہیں۔
قیمت یکصد گولیاں اٹھارہ روپے
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

اکثر بیماریوں کی جڑ

منہ کی بدبو۔ خون آنا۔ پیپ کا نکلنا۔ اور دانتوں کا ہلنا ہے۔ جو کہ اکسیر دنداں کے استعمال سے بفضل تعالیٰ دور ہو جاتا ہے۔
قیمت شیشی ایک اونس ۱/۴/-
حمیدیہ فارمیسی قادیان

ڈپٹی رکروٹنگ آفیسر قادیان میں

لفٹیننٹ اے لطیف صاحب ڈپٹی رکروٹنگ آفیسر (رائل انڈین نیوی)
۱۶ لغایت ۱۸ نومبر ۱۹۴۵ء کو قادیان میں
تشریف فرما ہوں گے۔ جن لڑکوں کی تعلیم آٹھویں جماعت تک اور عمر ۱۵ سے ۱۶½ سال تک ہو۔ ان کے لئے مستقل ملازمت حاصل کرنے کا بہترین موقع ہے۔ بشرطیکہ وہ والدین یا گارڈین کی تحریری اجازت پیش کر سکیں
امیدوار ڈپٹی رکروٹنگ آفیسر صاحب کو ان ایام میں صاحبزادہ کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی پر مل سکتے ہیں۔

طبی دنیا کا حیرت انگیز کرشمہ
زد جام عشق

یہ یقینی بات ہے کہ یہ مشہور آفاق دوائی صحیح اور پورے اجزا سے تیار شدہ آپکو ہمارے ہاں ملیگی۔

تازہ گولیاں بن گئی ہیں

فوراً منگوالیں۔ ایسا نہ ہو کہ دوبارہ تیار ہونے کا انتظار کرنا پڑے۔
ایک روپیہ کی ۳ گولیاں
حکیم عبدالعزیز خان حکیم حاذق
مالک طبیہ عجائب گھر قادیان

عنبرینہ

عنبرینہ مرد کی طاقت اور اس کی مردانہ عظمت قائم رکھنے کے لئے مشہور ہے۔ عنبرینہ مرد کے دل سے کمزوری کا خوف دور کر دیتی ہے اور وہ اپنے دوستوں میں ہمیشہ سرخرو اور شادکام رہتا ہے۔ خون بکثرت پیدا ہو کر چہرہ شگفتہ اور شاندار ہو جاتا ہے۔ دماغ ہر وقت تر و تازہ رہتا ہے نزلہ زکام کھانسی سردیوں میں بھی نہیں ستاتے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ لڑکپن کا زمانہ یاد آجاتا ہے۔ عنبرینہ کے اثرات فوری اور پائیدار ہیں۔ قوت حاصل کرنے کیلئے انتظار نہیں کرنا پڑتا۔ صبح کی پہلی خوراک کے دو تین گھنٹے بعد بھوک کی شدت اور طبیعت کی جولانی دیکھ کر آپ حیران رہ جائینگے۔ اور ... کی دوسری خوراک کے بعد جوانی کا نقشہ نظر کے سامنے آجائیگا آپ اپنے کھوئے ہوئے وقار کو صرف ایک ہفتہ میں حاصل کر سکیں گے۔ عنبرینہ ہزاروں بار تجربہ اور امتحان ہو چکا ہے
قیمت ۳۲ ٹیبلٹ آٹھ دن کیلئے پانچ روپے
ایم علوی خان مالک عنبرینہ فارمیسی
تعلیم منزل مدرس روڈ علیگڑھ

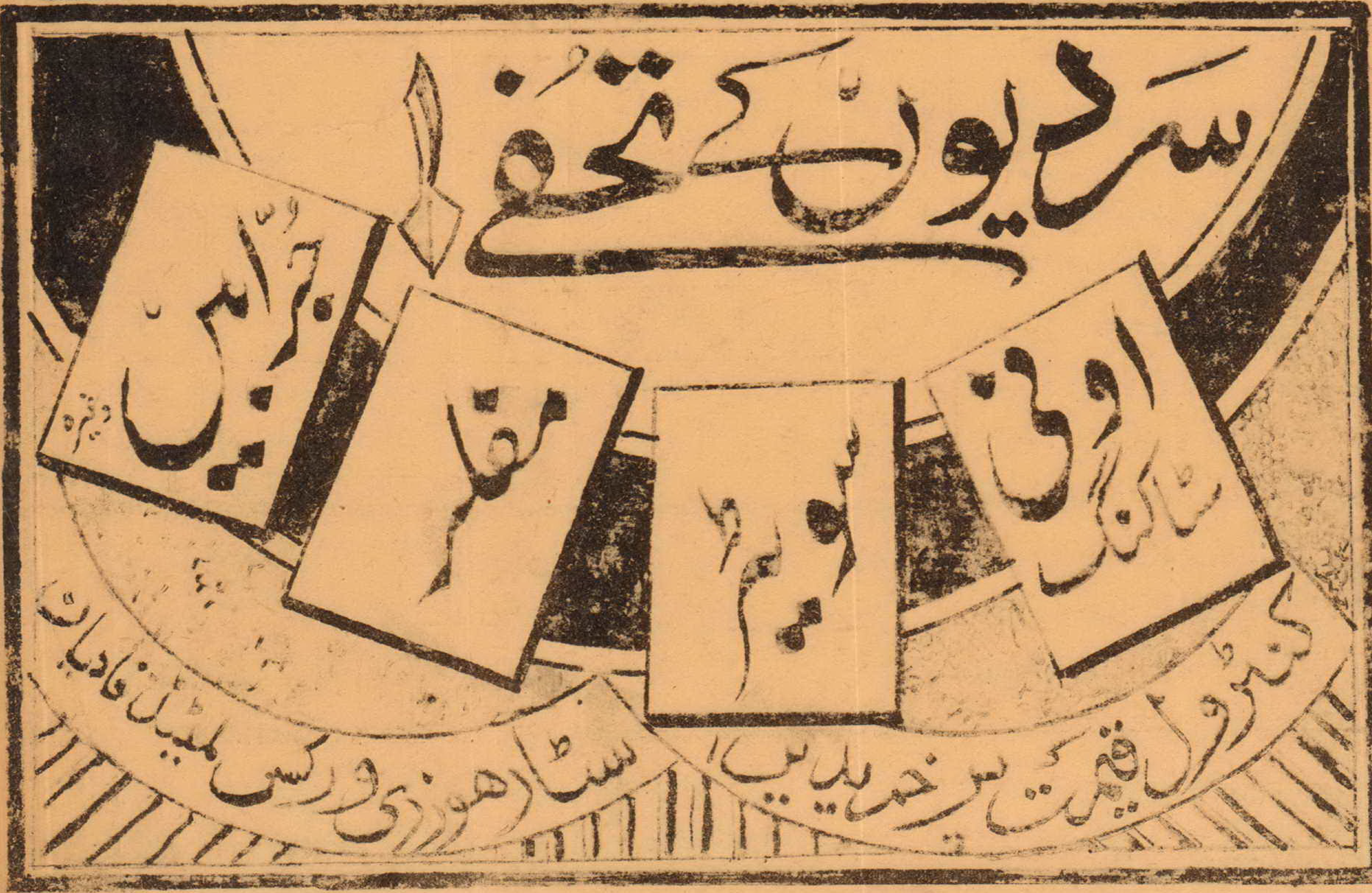

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۱ نومبر۔ لینن گراڈ کی سوویٹ کے صدر اندریاس الیگزینڈر دوف زاہد انوف ماسکو پہنچ گئے ہیں۔ آپ اس بات کے لئے بالکل تیار ہیں۔ کہ اگر مارشل سٹالن کی علالت کا سلسلہ جاری رہا۔ تو عنانِ حکومت سنبھال لیں۔ یہ اطلاع "ڈیلی میل" کو اس کے نامہ نگار نے سٹاک ہالم سے بھیجی ہے۔ نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ سٹالن قفقاز میں ہے۔ باخبر فنّی حلقوں کا بیان ہے۔ کہ اس نے زاہد انوف کا نام خود تجویز کیا ہے۔ سٹالن کا خفیہ ہدایت نامہ سربمہر لفافے کے اندر سپریم سوویٹ کے صندوق میں رکھ دیا گیا ہے۔

ماسکو کی جو خبریں سٹاک ہالم میں فنّی ذرائع سے پہنچی ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے۔ کہ جنرل اور اربابِ سیاست اچھے اچھے عہدوں کے لئے تاک میں لگے ہوئے ہیں۔ مولوٹوف سیاسی اور کمیونسٹ پارٹی کے نظام پر حاوی ہے۔ وزیر جنگ مارشل ویزی لیوسکی سرخ فوج کے جرنیلوں کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ پس منظر میں زاہد انوف تار ہلا رہا ہے۔ قیام امن کے روسی نظام میں زاہد انوف طاقتور ترین ہستیوں میں سے ایک ہے۔ اسے لینن گراڈ کی افواج اور بحر بالٹک کے جنگی بیڑے کی حمایت حاصل ہے۔

لنڈن ۱۱ نومبر۔ نو سے پر اسرار جرمن سائنسدان جنگی قیدیوں کی حیثیت سے نہیں بلکہ عام شہریوں کی حیثیت سے لاہاورے کی بندرگاہ سے "ارجنٹائن" جہاز پر سوار ہو گئے۔ ان لوگوں کے متعلق بتایا گیا ہے۔ کہ وہ امریکن سائنسدانوں کے ساتھ کانفرنس کرنے کے لئے واشنگٹن جا رہے ہیں۔ جہاز میں یہ لوگ امریکن افسروں کی نگرانی میں رہیں گے۔

نیویارک ۱۱ نومبر۔ بٹاویہ کے ایک بحری تار میں بتایا گیا ہے۔ کہ سورابایا اور اس کے مضافات کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی ہے۔ انگریزی فوجوں نے بری۔ بحری اور فضائی آتش باریوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ جس سے ہزارہا شرق الہندی سپاہی اور سویلین مارے گئے۔

بٹاویہ ۱۱ نومبر۔ کوئی بیس ہزار جاپانی جو شرق الہند میں ہیں۔ محبانِ وطن کے ساتھ مل گئے ہیں۔ ڈاکٹر سوکارنو گورنر سورابایا نے فضائی۔ بحری اور بری حملوں کے متعلق ایک براڈ کاسٹ میں کہا ہے۔ کہ ہم مر جائیں گے۔ مگر مرعوب نہیں ہوں گے۔

بردوان ۱۲ نومبر۔ گزشتہ شب کالی ماتا کے چار بتوں کو ندی میں غوطہ دینے کے لئے ہندوؤں کا جلوس نکلا۔ ویری خانہ کی مسجد کے سامنے ہندوؤں اور مسلمانوں کا تصادم ہو گیا۔ متعدد افراد مجروح ہوئے۔ شہر میں متعدد دکانوں کو جلا دیا گیا۔

کراچی ۱۲ نومبر۔ ہندوستانی فوج کے جو آدمی یورپین محاذِ جنگ میں جرمنوں کے ساتھ مل گئے تھے۔ ان کے مقدمہ کی سماعت الگ الگ ہو گی۔ ایسے ہندوستانیوں کا پہلا دستہ طیاروں میں سوار ہو کر غالباً اگلے ہفتے یہاں پہنچ جائیگا۔ یہاں سے انہیں ٹرین میں سوار کر کے دہلی بھیج دیا جائے گا۔

لاہور ۱۱ نومبر۔ سر فیروز خاں نون نے نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس سے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ کانگرس پارٹی پنجاب اسمبلی کے چیف وہپ نے لاہور کے ایک جلسہ میں کہا ہے کہ انڈین نیشنل آرمی کے آدمیوں کے خلاف مقدمہ چلائے جانے میں میرا کچھ ہاتھ ہے۔ یہ ایک صریح جھوٹ ہے۔ سیٹھ سدرشن کا یہ بیان کہ انہیں ایک ایگزیکٹو کونسلر کی زبانی معلوم ہوا ہے۔ ایسا ہے کہ جسکی بناء پر مجھے امید ہے۔ کہ وائسرائے سیٹھ سدرشن اور اس ایگزیکٹو کونسلر کے خلاف مقدمہ چلائیں گے۔ جس کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ اس نے ایگزیکٹو کونسل کی کارروائی کا حوالہ دیا ہے۔

واشنگٹن ۱۳ نومبر۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ایٹلی جوان دنوں واشنگٹن میں ہیں۔ سوموار کو امریکن کانگرس کے سامنے ایک اہم تقریر کریں گے۔ کل امریکہ کے وزیر خارجہ نے آپ کے اعزاز میں ڈنر دیا۔

واشنگٹن ۱۳ نومبر۔ فار ایسٹ ایڈوائزری کمیشن کا جلسہ کل آسٹریلیا کے نمائندے کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں جاپان کے بارے میں اتحادی پالیسی کی توضیح کی گئی۔

بٹاویہ ۱۲ نومبر۔ سورابایا میں برطانوی افواج کو غیر معمولی کامیابی ہو رہی ہے۔ کل انہوں نے شہر پر مشین گنوں سے گولیوں کی بوچھاڑ کی۔ انڈونیشین آرٹلری نے مزاحمت کی۔ مگر اسے بھاری نقصان اٹھا کر پسپا ہونا پڑا۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ ہاؤس آف کامنز میں اس خیال کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ جاوا میں بہت کم خون خرابہ سے امن قائم ہو جائیگا۔ کیونکہ ڈچ گورنمنٹ نے نیشنلسٹ لیڈر ڈاکٹر سکارنو سے گفتگو کرنا منظور کر لیا ہے۔

رنگون ۱۳ نومبر۔ امپیریل چیف آف سٹاف کے پہلے ممبر مسٹر ایلن بروک ہندوستان کے دورے کے بعد آج رنگون پہنچ گئے۔ کل ہانگ کانگ روانہ ہو جائیں گے۔

دہلی ۱۳ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ جاپان اور تھائی لینڈ تجارتی لحاظ سے ابھی تک ہندوستان کے دشمن ہیں۔ ان سے کسی قسم کی تجارت نہ کی جائیگی۔

لکھنؤ ۱۲ نومبر۔ چودھری خلیق الزمان صدر مسلم لیگ مرکزی پارلیمنٹری بورڈ نے مسلمانانِ لکھنؤ کے ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسلمانوں نے آٹھ سو سال تک ہندوستان میں حکومت کی۔ اور اس دوران میں انہوں نے اس ملک کی بہتری کے لئے سب کچھ کیا۔ اب ہم اس سارے ملک کی حکومت نہیں چاہتے۔ ہم صرف اتنا چاہتے ہیں۔ کہ جہاں ہماری اکثریت ہے۔ وہاں اپنی پسند کی حکومت چلانے کا ہمیں اختیار ہو۔ کانگرس کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس کا اکھنڈ ہندوستان مسلمانوں کی لاشوں پر ہی بن سکتا ہے۔

مکہ معظمہ ۱۲ نومبر۔ شاہ ابن سعود نے مشہور مصری صحافی عبد الرحمٰن ناصر کو کہا۔ کہ قوی امید ہے۔ کہ عرب اور تمام مسلمان مذہبی اور عام دنیاوی معاملات میں متحد ہو جائیں گے۔

چنکنگ ۱۲ نومبر۔ سوئی یان کے صوبائی دار الحکومت پر کمیونسٹ گولہ باری کی بوچھاڑ کر رہے ہیں۔ یہاں دس ہزار پناہ گزیں خوراک اور کپڑے کی قلت کے باعث سخت تکلیف میں ہیں۔

بمبئی ۱۲ نومبر۔ گذشتہ رات پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک انتخابی جلسہ میں بمقام دادر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ خواہ ہم انتخابات میں کامیاب ہوں یا نہ ہوں۔ ہم مسلم لیگ کی موجودہ ہائی کمان سے اس کی موجودہ پالیسی کے ماتحت ہرگز کوئی سمجھوتہ نہ کریں گے۔ پنڈت نہرو نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ مسلم لیگ اگر پاکستان بھی حاصل کر لے۔ تب بھی ہم اس سے کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے۔ یہ اور سوال ہے۔ کہ اس طرزِ عمل سے ہندوستان کا کیا بنے گا۔

بمبئی ۱۲ نومبر۔ حکومت ہند کے سپلائی ممبر نے بتایا۔ کہ حکومت امریکہ کا ہندوستان میں جو جنگی سامان بچ گیا ہے۔ اس کے متعلق حکومت امریکہ کے ہندوستانی حکام اور حکومت ہند کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ ان چیزوں کی فروخت حکومت ہند کی پالیسی کے مطابق ہو گی۔ ہو سکتا ہے۔ کہ امریکی حکام زیادہ سامان بین الاقوامی امدادی کمیٹی یا ہندوستان کے مذہبی اور خیراتی اداروں کے حوالے کر دیں۔ البتہ بعض ایسی چیزیں ہیں۔ جو فروخت کے قابل نہ ہونے کی وجہ سے تباہ کرنی پڑیں گی۔

لکھنؤ ۱۲ نومبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے امتناعی احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے آج طلباء نے یومِ "آزاد ہند فوج" کے سلسلے میں ایک جلوس نکالا۔ گھوڑ سوار پولیس نے طلباء کے ہجوم پر لاٹھی چارج کیا۔ تقریباً پچاس ہزار طلباء "جے ہند" اور "دہلی چلو" کے نعرے لگاتے ہوئے شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ امین الدولہ پارک کے باہر لڑکیوں کے کئی جتھے جلوس میں آ ملے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گھنٹہ گھر کے قریب پولیس پر خشت باری ہوئی۔ اس پر پولیس نے لاٹھی چارج کر دیا۔ جس سے کئی طلباء زخمی ہو گئے۔

یروشلم ۱۳ نومبر۔ فلسطین کے ہائی کمشنر نے آج گورنمنٹ ہاؤس میں عرب اور یہودی لیڈروں کو مدعو کیا۔ تا قضیہ فلسطین کو سلجھانے کی کوشش کی جائے۔

رنگون ۱۳ نومبر۔ برطانوی اور ہندوستانی فوجیں ہند چینی میں جاپانی سپاہیوں کو بڑی تیزی سے نہتا کر رہی ہیں۔ یہ کام کر لینے کے بعد ہند چینی کے سیاسی معاملات میں کسی قسم کا دخل نہ دینگی۔ بلکہ قیام امن میں کوشاں رہیں گی۔

بٹاویہ ۱۳ نومبر۔ جاوا میں انڈونیشین نیشنلسٹ پارٹی کی نئی کیبنٹ میں بیرونی وزارت کا صرف ایک وزیر لیا جائے گا۔ سلطان شہریار جن کی عمر اس وقت پینتیس ۳۵ سال ہے۔ وزیر اعظم ہوں گے۔ ڈاکٹر سکارنو اس کے پریذیڈنٹ ہوں گے۔ مگر ان کے اختیارات نسبتاً کم ہونگے۔ سلطان شہریار نے آج ایک بیان میں بتایا۔ کہ نئے انتخابات جنوری سے پہلے ختم ہو جائیں گے۔ میں اس بات کے حق میں ہوں۔ کہ ڈچ گورنمنٹ سے تعاون کیا جائے۔

لاہور ۱۲ نومبر۔ سونا ۸۳/۱۲ روپے چاندی ۱۳/۸/- روپے۔ پونڈ ۵۵/۱۲ روپے

امرت سر ۱۲ نومبر سونا ۸۶/- روپے چاندی ۱۳/۱۴/۱ روپے